لھذا مسلمان شخص کو خیر و بھلائی کے موسموں اور اوقات پر حریص ہونا چاہیے کیونکہ یہ بہت ہی جلد ختم ہو جاتے ہیں، اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اعمال صالحہ کی طرف لائے تاکہ وہ اس کا اجر و ثواب حاصل کر سکے اس لئے کہ اسے اجر و ثواب کی اشد ترین ضرورت ہے۔ اور اجر و ثواب اور نیکیاں بہت کم ہیں، لیکن موت اور اس دنیا فانی سے کوچ کا وقت انتہائی قریب ہے، اور راستہ بھی پر خطر اور پر پیچ ہے، اور دھوکہ غالب ہے اور عظیم خطرے کا خدشہ ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے، اور اسی کی طرف واپس جانا ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی ٹھکانہ دینے والا نہیں۔ (جو بھی ذرہ برابر خیر و بھلائی اور نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو بھی ذرہ برابر برائی اور شر کا ارتکاب کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا)۔ اس فرصت کو غنیمت جانیں اور ان عظیم ایام میں اعمال کریں، اس کا کوئی عوض نہیں اور کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ جتنی جلدی ہو سکے اعمال کر لو اور موت اس کے حملے سے قبل جلدی اور تیزی دکھا لو، اور زیادتی کرنے والے کی ندامت سے قبل کچھ کر لو، اور اس واپسی کے سوال سے قبل کچھ عمل کر لو جس کا جواب بھی نہیں دیا جائے گا اور بندہ کی بات تسلیم کرتے ہوئے اسے دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ امیدوں اور خواہشوں کے پورے ہونے میں حائل ہونے والی موت سے قبل اور اس سے قبل کہ اپنے گڑھے میں اپنے اعمال کے ساتھ قید کر دیئے جاؤ کچھ اعمال صالحہ کر لو۔ اے وہ شخص جس کا دل رات کی سیاہی کی مانند سیاہ ہو چکا ہے، کیا تیرا دل روشن اور نرم نہیں ہونا چاہتا اور کیا وہ نرم نہیں ہو سکتا؟ کیوں نہیں، ایسا ہو سکتا ہے۔ آؤ اور اس عشرۂ ذوالحجہ میں اپنے رب اور مولا کی رحمت و فضل کے جھونکے سمیٹ لو کیونکہ یہ ایسے جھونکے ہیں جسے یہ پہنچ جائیں وہ شخص سعادت مند ہو جاتا ہے اور یہ پہنچتے بھی اسے ہی ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہتا اور وہ قیامت کے دن سعادت مند ہوگا۔

ایام حج کے معمولات و قربانی کی تیاری قربانی کرنے والے حضرات تیاری کیسے کریں؟

قربانی کا ارادہ رکھنے والے اپنے بال اور ناخن نہ کاٹیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (جب ماہِ ذوالحج شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (جانور ذبح کرنے تک) نہ اپنے جسم کے بال کاٹے اور نہ ہی ناخن تراشے) (صحیح مسلم 5233)

نوٹ: قربانی کا ارادہ رکھنے والے ذوالحج کا چاند دیکھنے سے پہلے اپنے جسم کے غیر ضروری اور ناخن وغیرہ تراش لیں، چاند نظر آجانے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹنا مستحب عمل ہے۔

حج کے دن روزے کی فضیلت: نبی پاک ﷺ سے عرفہ 9 ذوالحج کے روزے کا پوچھا گیا تو فرمایا: (یہ روزہ پچھلے ایک سال اور آگے آنے والے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے)۔ (صحیح مسلم، حدیث 2747، کتاب الصیام، باب ہر مہینے میں تین روزوں یوم عرفہ، عاشورہ، پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت، راوی ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یوم عرفہ کے اعمال: ظہر اور عصر کے درمیان چار یا دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ چار رکعت نفل کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ اخلاص (قل شریف) پڑھیں۔ دو رکعت نماز نفل پڑھنی ہو تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ کافرون (قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) اور ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ یاد رکھیں کہ یوم عرفہ میں عبادت کرنے سے دو سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یہ پورے سال کا بہترین دن ہے اور حج سال کے بہترین اور اہم دنوں میں ہوتا ہے۔ جو حج ادا کر رہے ہوتے ہیں ان کے لئے حج کی ادائیگی کا یہ سب سے اہم حصہ ہوتا ہے۔ اور جو حج کے لئے نہیں جا سکتے وہ بھی کچھ حصہ پا سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو احادیث یوم عرفہ سے فائدہ حاصل کرنے کے حوالے سے ہمارے لئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوم عرفہ کو روزہ رکھنا دو سال کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ ایک گذشتہ سال اور دوسرے آنے والے سال کے۔ اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یوم عرفہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کسی اور دن میں لوگوں کو جہنم سے نجات نہیں دیتا۔ اللہ قریب آتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا چاہتے ہیں؟) (صحیح المسلم)

مزدلفہ کی شب کے اعمال: یہ عید سے پہلے کی شب ہے۔ (امام جوزیؒ کی سیدنا ابوعمامہؓ سے روایت کردہ ایک حدیث پاک کے مطابق یہ رات انتہائی فضیلت کی حامل ہے جو مزدلفہ میں گزارے)۔ اس شب دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پندرہ مرتبہ سورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ سورۃ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) پندرہ مرتبہ سورۃ الناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ نوافل مکمل کرنے کے بعد تین بار آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط (یہ نوافل ایک سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتے ہیں)۔

ان نوافل کے پانچ فائدے ہیں:

1- اس بندے کا نام جنتی لوگوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

2- اس بندے کے تنہائی میں یا لوگوں میں کئے گئے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

3- اس بندے کو ہر آیت کے بدلے میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ (ہر رکعت میں آیت کی تعداد 345 ہے)

4- اس بندے کو اتنا ثواب دیا جاتا ہے جتنا حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کے 60 غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے۔

5- اگر وہ شخص اس دن سے آنے والے جمعہ کے دوران میں انتقال کر جائے تو اس کو شہید لکھا جائے گا۔

آیئے آج ہم اپنے آپ سے کچھ اہم سوال پوچھتے ہیں:

- آج کا مسلمان یہ فضیلت والے دن اور راتیں کس طرح گذار رہا ہے؟ ● حج کا میرے اور آپ کے لئے کیا پیغام ہے؟
- کیا میں نے اور آپ نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا؟ ● کیا میں اور آپ جسم اور روح کا تزکیہ کئے بغیر جنت میں جا سکتے ہیں؟
- کیا میں اور آپ جانتے ہیں کہ تزکیہ کیا ہے؟ ● کیا میں اور آپ جانتے ہیں کہ تزکیہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟
- کیا میرا اور آپ کا تزکیہ صرف بیان سننے سے ہو سکتا ہے؟ ● میری اور آپ کی دائمی کامیابی کس چیز میں ہے؟
- کامیابی کا راز ہے مجاہدہ یعنی کوشش جاری رکھنے میں ہے۔ اور انسان وہی حاصل کرتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ کیا آپ نے اور میں نے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اعضاء: مثلاً زبان، آنکھ، کان، ہاتھ، شرم گاہ، پاؤں اور پیٹ کو گناہوں سے پاک رکھا؟ اللہ پاک نفس کے بارے میں فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ● وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ● بیشک مراد کو پہنچا جس نے اس کو پاک رکھا۔ اور نامراد ہوا جس نے اسے گناہوں میں غرق کیا۔ سورۃ الشمس۔ تزکیہ اختیار کرنے کے لئے چند اہم چیزیں یہ ہیں:

1۔ ارادہ ہونا۔

2۔ اور استاد کا ہونا جو ان راہوں کو جانتا ہو اور جو آپ سے کوئی دنیاوی لالچ نہ رکھتا ہو اور صرف اللہ کی رضا کی خاطر تعلیم دیتا ہو۔



جزاک اللہ احسن الجزا
والسلام احمد الدباغ

زاویہ الطریقۃ المحمدیۃ پاکستان

UNDER SUPERVISION OF
AHMAD DABBAGH

MUHAMMADIYAH HOUSE OF
WISDOM 33 RIDING LANE, HADE,
CHESIRE, SK141NP

TEL: (0044)01613511975,
(0044)07780875667

INFO@ZAWIYAH.ORG | WWW.ZAWIYAH.ORG
WWW.FACEBOOK.COM/SHAYKHAHMADDABBAGH



ذوالحجہ

کے پہلے دس دنوں کی فضیلت
اوراس میں کیے جانے والے اعمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ. اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ.

اور یقین آنے تک اپنے رب کی عبادت کیجئے۔سورۃ الحجر (99)۔مفسرین نے یقین کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد موت ہے۔اطاعت وفرمانبرداری کے عظیم موسموں میں ذوالحجہ کے پہلے دس دن بھی ہیں جسے اللہ تعالی نے باقی سارے سال کے ایام پر فضیلت دی ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(ان دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب ہیں،صحابہ نے عرض کی اللہ تعالی کے راستے میں جہاد بھی نہیں!!تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اور جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں،لیکن وہ شخص جو اپنا مال اور جان لے کر نکلے اور کچھ بھی واپس نہ لائے)۔

(صحیح بخاری (2/ 457)۔اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (عشرہ ذی الحجہ میں کئے گئے عمل سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجر والا عمل کوئی نہیں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ نہ ہی اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنا؟تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور نہ ہی اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنا) سنن دارمی (357/1) اس کی سند حسن ہے دیکھیں الارواء الغلیل (398/3)۔

مندرجہ بالا اور اس کے علاوہ دوسری نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اور افضل ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی استثنی نہیں حتی کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی نہیں لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ ان میں لیلۃ القدر شامل ہے،اور لیلۃ القدر ایک ہزار راتوں سے افضل ہے۔دیکھیں:تفسیر ابن کثیر (412/5)۔

ان دس دنوں کی فضیلت بہت سے امور کی بنا پر واضح ہوتی ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں:

1- اللہ سبحانہ وتعالی نے ان ایام کی قسم کھائی ہے،اور کسی چیز کی قسم اٹھانا اس کی اہمیت وفضیلت اور اس کے عظیم نفع پر دلالت کرتی ہے،اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا: وَالْفَجْرِ (1) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (2) وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (3) (قسم ہے فجر کی،اور دس راتوں کی،اور جفت اور طاق کی) سورۃ فجر۔ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم اور مجاھد،اور کئی ایک سلف رحمۃ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ یہ عشرہ ذی الحجہ ہے،اور یہی صحیح ہے۔دیکھیں:تفسیر ابن کثیر (413/8)۔

2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی گواہی اور شہادت دی ہے کہ یہ دنیا کے ایام میں سب سے افضل ایام ہیں جیسا کہ حدیث بیان کی جا چکی ہے۔

3- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے۔

4- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حمد وثنا اور تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا ہے،جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالی کے ہاں ان دس ایام سے عظیم ایام کوئی نہیں اور نہ ہی ان میں کئے گئے اعمال کے علاوہ کوئی اور اعمال اسے زیادہ محبوب ہیں۔لھذا ان ایام میں لا الہ الا اللہ، وتکبیریں بکثرت پڑھا کرو،اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کثرت سے کیا کرو) مسند احمد (224/7)،علامہ احمد شاکر رحمۃ اللہ تعالی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

5- اس عشرہ میں یوم عرفہ بھی آتا ہے اور یہ ایسا دن ہے جسے یوم مشھود کہا جاتا ہے جس میں اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے دین کو مکمل کیا اور اس دن روزہ رکھنے سے دو برس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں،اور اسی عشرہ میں یوم النحر (دس ذی الحجہ) بھی ہے جو علی الاطلاق سال بھر کے دنوں میں سب سے عظیم دن ہے اور یہی حج کا بڑا دن ہے جس میں ایسی عبادات اور اطاعت وفرمانبرداری اکٹھی ہوتی ہیں جو کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں۔

6- اسی عشرہ میں قربانی اور حج بھی آتا ہے۔ ذوالحجہ کے پہلے دس دن کے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ:ان دس دنوں کا ادراک اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے،لھذا بندے کو اس کی اس طرح قدر کرنی چاہیے جس طرح اس کا حق ہے اور جس طرح صالح اور نیک لوگوں نے اس کی قدر کی۔تو مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس نعمت کا شعور پیدا کرے اور اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے ان دس دنوں میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کرے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اطاعت وفرمانبرداری کی طرف راغب کرے،خیر وبھلائی کے طریقے اور کئی طرح کی نیکیاں بھی اللہ تعالی کی طرف سے اپنے بندوں پر فضل وکرم اور عنایت ہے،اور اسی نے انہیں کئی ایک اقسام کی اطاعت وفرمانبرداری کے راستے دکھائے ہیں تا کہ وہ اپنے رب اور آقا کی عبادت میں لگے رہیں اور اعمال صالحہ کرنے سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں، بلکہ وہ اس میں چست اور نشیط ہو کر عبادت میں مگن رہیں۔

ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں مسلمان کو مندرجہ ذیل کام کرنے چاہیں:

1- روزے: مسلمان کے لئے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے اور روزہ رکھنا اعمال صالحہ میں سے سب سے افضل اور اعلی کام ہے،اور اللہ تعالی نے روزہ اپنے لئے چنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:(ابن آدم کے سارے کے سارے اعمال اس کے اپنے لئے ہیں لیکن روزہ نہیں کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر وثواب دونگا)۔صحیح بخاری حدیث نمبر(1805)۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے،حنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بیان کیا:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ اور یوم عاشوراء اور ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے،مہینہ کے پہلے سوموار اور دو جمعراتوں کے۔سنن نسائی (205/4) اور سنن ابوداود (462/2)

2- تکبیریں کہنا: ان دس ایام میں مساجد،راستوں اور گھروں اور ہر جگہ جہاں اللہ تعالی کا ذکر کرنا جائز ہے وہیں اونچی آواز سے تکبیریں اور لا الہ الا اللہ،اور الحمد للہ کہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالی کی عبادت کا اظہار اور اللہ تعالی کی تعظیم کا اعلان ہو۔مرد تو اونچی آواز سے کہیں گے لیکن عورتیں پست آواز میں ہی کہیں۔جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ایام معلومات سے مراد دس دن ہیں۔اور تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے،اللہ بہت بڑا ہے،اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں،اور اللہ بہت بڑا ہے،اور اللہ تعالی ہی کی تعریفات ہیں۔اس کے علاوہ بھی تکبیریں ہیں۔یہاں ایک بات کہنا چاہیں گے کہ موجودہ دور میں تکبیر کہنے کی سنت کو ترک کیا جا چکا ہے اور خاص کر ان دس دنوں کی ابتداء میں تو تکبیر سننے میں ہی نہیں آتی۔کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گی،اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کو اونچی آواز میں کہا جائے تا کہ سنت زندہ ہو سکے اور غافل لوگوں کو بھی اس کی یاد دھانی ہو۔ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما کے بارے میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور لوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہا کرتے تھے،اس کا مقصد اور مراد یہ ہے کہ لوگوں کو تکبیریں کہنا یاد آئیں اور ہر ایک اپنی جگہ پر تکبیریں کہنا شروع کر دے،اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر ایک آواز میں تکبیریں سنت کو کہیں کیونکہ ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔اور جس چھوڑا جا چکا ہو یا پھر وہ تقریبا چھوڑی جا رہی ہو تو اس پر عمل کرنے میں بہت ہی عظیم اجر وثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پر دلالت کرتا ہے:(جس نے بھی میری مردہ سنت کو زندہ کیا سے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اور ان دونوں کے اجر وثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی)۔سنن ترمذی (443/7) یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے۔

3- حج وعمرہ کی ادائیگی: ان دس دنوں میں جو سب سے افضل اور اعلی کام ہے وہ بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنا ہے،لھذا جسے بھی اللہ تعالی اپنے گھر کا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کئے تو انشاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے:(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی اجر وثواب نہیں)۔

4- ان دس ایام میں عموما اعمال صالحہ کرنا: کیونکہ اللہ تعالی کو اعمال صالحہ محبوب ہیں،اور اس وجہ سے یہ لازم ہے کہ اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ملے۔لھذا جس کے لیے حج کرنا ممکن نہ ہو اسے چاہیے کہ وہ ان افضل ایام واوقات کو اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارتے ہوئے نماز،قرآت قرآن کریم،ذکر واذکار،دعا وصدقہ وخیرات،والدین سے حسن سلوک،نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے اور اسی طرح دوسرے خیر وبھلائی کے کاموں کا خاص اہتمام کرے۔

5- قربانی: عشرہ ذی الحجہ کے اعمال صالحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی پر اللہ تعالی کی رضاء کی خاطر مال خرچ کیا جائے۔

6- سچی اور پکی توبہ جسے توبہ نصوحہ کہا جاتا ہے کی جائے: ان دس دنوں میں جو چیز زیادہ تاکید سے ہونی چاہیے وہ اللہ تعالی کے سامنے اپنے کئے کی توبہ ہے کہ جو کچھ معاصی وگناہ اور نافرمانی ہو چکی اس پر مسلمان توبہ کرے۔ اللہ تعالی کی جانب رجوع،اس کی طرف واپس آنے اور جو چیز اللہ تعالی کو ناپسند ہے اسے ظاہری اور باطنی دونوں طرح ترک کرنے،اور جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت اور فوری طور پر اس گناہ کو ترک کرنے اور آئندہ نہ کرنے کے عزم اور اللہ تعالی کے محبوب عمل کو کرتے ہوئے حق پر استقامت کو توبہ کہتے ہیں۔اور مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ جب وہ کسی معصیت ونافرمانی کا ارتکاب کر بیٹھے تو جتنی جلدی ہو سکے توبہ کر لے اور توبہ میں دیر نہ کرے کیونکہ:

اول: اسے اس کا علم نہیں کہ موت کب اور کس لحظہ اسے آدبوچے۔

دوم: کیونکہ برائی مزید برائیوں کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے۔اور پھر فضیلت کے اوقات میں توبہ کرنے کی شان ہی کچھ نرالی ہوتی ہے کہ اس وقت نفس اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف راغب ہوتا ہے اور خیر وبھلائی کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔جس کی بنا پر اعتراف گناہ اور ندامت کا اظہار بہت جلد پیدا ہوتا ہے،وگرنہ توبہ تو ہر وقت اور ہر زمانے میں واجب اور ضروری ہے،اور جب کسی مسلمان میں اعمال صالحہ اور سچی توبہ فضیلت والے اوقات اور خیر کے موسم میں جمع ہو جائیں تو انشاء اللہ یہ کامیابی وکامرانی کا پیش خیمہ اور زینہ ہوگی۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَعَسَى أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ

(ہاں جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائیگا) سورۃ القصص (67)۔